بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۲ نومبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم نومبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کو تین اسہال ہوئے اور ضعف ابھی تک چل رہا ہے رات بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم نومبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ گردہ کی تکلیف اور ضعف کی شکایت بدستور چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ یکم نومبر (نو بجے صبح) آج صبح بادل گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش ہوئی۔ اس وقت مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

خدام الاحمدیہ کے نام نئے سال کا پیغام

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں یکم نومبر سے ہمارا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر نیا دن خدا کا نام لے کر نئے عزم اور نئی ہمت کے ساتھ شروع کرے اور کوشش کرے کہ اس کا ہر دن اسے پہلے سے آگے لے جانے والا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مَغْبُوْنٌ مَنْ کَانَ یَوْمَاہُ وَاحِدًا یعنی جس کے دو دن ایک جیسے گزرتے ہیں اور دوسرا دن اسے پہلے سے آگے نہیں لے جاتا وہ گھاٹا پانے والا ہے وہ کوئی ترقی اور کمال حاصل نہیں کر سکتا ایسے شخص کو لوہو کے بیل کی طرح ہے کہ ایک ہی جگہ پر گھومتا رہتا ہے اور آگے نہیں بڑھتا۔ غرض مومن کا ہر دن حقیقی منزل میں نیا اور دوسرا دن ہونا چاہیئے نہ کہ پہلے دن کی تکرار۔ اور جب نئے دن کے لئے یہ ضروری ٹھہرا کہ وہ اس عزم کے ساتھ شروع کیا جائے کہ اس کا اختتام ہمیں پہلے سے بہت آگے پائے گا تو نئے سال کے لئے تو اس عزم کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے خصوصاً ایسے دور میں جس میں سے ہماری جماعت گزر رہی ہے۔

جیسا کہ میں نے اجتماع کے موقعہ پر بھی کہا تھا ہماری جماعت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ گویا کہ پہرہ بدل رہا ہے۔ پاکبازوں اور دین محمدؐ کے جاں نثاروں کی وہ جماعت جو خدا کے مسیح پاکؑ نے تیار کی تھی اپنے فرائض ادا کر کے رخصت ہو رہی ہے اب ہماری باری ہے کہ ہم حرمات اسلام کی حفاظت کے لئے آگے آئیں اور امت محمدیہ کی پاسبانی کا فرض اسی مستعدی اور بے جگری سے ادا کرنے کے لئے جس طرح کہ ہمارے بزرگ ادا کرتے رہے ہیں تیار ہو جائیں۔ وہ قلعہ بند جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے اس کی حفاظت اب نئی پود کے سپرد کی جاتی ہے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور جاگتے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن حملہ کرے اور محافظ سوتے ہوں۔ چوکنے رہو تا شیطان کو نقب لگانے کا موقعہ نہ ملے۔

وہ وقت جو ہم پر آیا ہے قوموں کے لئے بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ خدائی انعام کی وارث قومیں اگر بلند ہمتی سے کام نہ لیں اور صبر اور دعاؤں پر زور نہ دیں تو

(باقی صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی فٹبال ٹیموں کی شاندار کامیابی

بورڈ کی ٹیم نے زونل چیمپئن شپ جیت لی۔ ڈگری کی ٹیم فائینل میں پہنچ گئی

تعلیم الاسلام کالج نے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے فٹ بال زونل ٹورنامنٹ میں گورنمنٹ کالج میانوالی کو ایک کے مقابلہ میں پانچ گول سے شکست دے کر زونل چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

اسی طرح ڈگری کی فٹ بال ٹیم یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں گورنمنٹ کالج راولپنڈی اور گارڈن کالج راولپنڈی کو صفر کے مقابلہ میں علی الترتیب ایک اور دو گول سے ہرا کر فائنل میں پہنچ گئی ہے

(عزیز احمد طاہر صدر فٹ بال کلب)

نمایاں کامیابی

یہ امر انتہائی باعث مسرت ہے کہ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبہ فیروزہ فائزہ بی اے پارٹ فرسٹ کو گورنمنٹ کی طرف سے National Talent Scholarship عطا ہوا ہے۔ موصوفہ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی پوتی اور محترم جنید ہاشمی صاحب کی دختر ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے اور ادارہ کے لئے بابرکت کرے اور اسے بیشتر ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

اس سے قبل خاکسار اخبار الفضل کے ذریعہ کئی بار دوستوں کی خدمت میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا جات دینے کی تحریک کر چکا ہے۔ جو ضروری حصہ ہسپتال کا زیر تعمیر تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکا ہے مگر اس کی تعمیر کے نتیجہ میں ہسپتال تقریباً ۳۵ ہزار کا قرض اٹھا چکا ہے جو جلد ادا کرنا ہے۔ نیز کچھ ضروری حصہ مزید قابل تعمیر ہے۔ لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں پھر تحریک کرتا ہے کہ وہ ہسپتال کی عمارت کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ چند دوستوں نے عرصہ سے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ ہنوز تشنہ تکمیل ہیں۔ خاکسار ان کی خدمت میں بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

(خاکسار مرزا منور احمد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۔ نومبر ۶۳ء

"آزادی ضمیر" کسی خاص گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے

پاکستان ہی کیا آجکل تمام دنیا کی حکومتوں کے آئین میں "آزادی ضمیر" کو مخصوص مقام حاصل ہے۔ آزادی ضمیر انسان کے ان حقوق میں سے ہے جس کو دنیا کی جابر سے جابر حکومت بھی روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ یہ ایک فطری ندی ہے جو اپنا راستہ ہر رکاوٹ کے علی الرغم نکال لیتی ہے تلواروں کے سایوں میں بھی "آزادی ضمیر" کا نعرہ بلند ہوتا رہا ہے اور جب تک انسانی فطرت قائم ہے بلند ہوتا رہے گا۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی نبی مبعوث ہوا ہے تو اسکی قوم نے ہر طرح سے اس کے راستہ میں روکیں ڈالنے کی کوشش کی ہے سنگساری اور سنگ باری تک سے گریز نہیں کیا گیا لیکن بمصداق آیہ مقدسہ

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

ہر زمانہ میں نبی کا مشن کامیاب ہی ہوتا رہا ہے۔ اور مخالفین کو "آزادی ضمیر" کا راستہ چھوڑنا ہی پڑا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ آزادی ضمیر کے روکنے والے آخر میں ناکام نہیں ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے اس پر قدغن لگانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

تاہم یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام جنہوں نے دنیا میں آزادی ضمیر کا اصول قائم کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لگا دیا انہیں کے پیروکار بعد میں آزادی ضمیر کے پکے دشمن بن جاتے ہیں۔ اور اکثر ان غلط تعلیمات کو جو انہوں نے حقیقی تعلیمات کی بجائے اختیار کرلی ہوئی ہیں قائم کرنے کے لئے "صداقت" کے خلاف صف آراء ہو جاتے ہیں۔

تاریخ انبیاءؑ میں اس تعلق میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی مثال بھی واضح ہے۔ اناجیل اربعہ میں پہاڑی وعظ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بعد میں اگرچہ اس میں مبالغہ بھی کیا گیا ہے تاہم عیسائی دنیا میں یہ وعظ امن کے چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے باوجود ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی یورپ نے جس طرح آزادی ضمیر کو کچلنے کا نمونہ پیش کیا ہے وہ بھی تاریخ میں شاید لاجواب ہے۔ حالت یہ ہوگئی کہ جو فرقہ برسر اقتدار آتا وہ باقی تمام فرقوں کو مٹا دینا اپنا فرض سمجھتا۔

ازمنہ وسطیٰ میں مذہب کو عجیب استبدادی شے بنا دیا گیا تھا ہر فرقہ کا نظریہ یہ ہو گیا تھا کہ وہی نجات کا ضامن ہے اور جبر سے لوگوں کو اس راستہ پر لانا ان پر احسان ہے۔ یہ ایک سخت قسم کی بیماری تھی جس سے یورپ نے بڑی مشکل سے چھٹکارا حاصل کیا۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ امر ہے کہ اسلام نے صاف صاف لفظوں میں آزادی ضمیر کا اعلان کیا ہے اور کسی قسم کا ابہام اس میں نہیں رہنے دیا مگر مسلمانوں نے اس عظیم اصول کو پس پشت ڈال دیا ہے اور آج خالص علمی زمانہ میں بھی مسلمانوں کے اکثر لیڈر اس گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں کہ اسلام کو تلوار کے زور سے قائم کرنا ان کا فرض ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم اپنے وطن میں سوا احمدیوں کے ہر فرقے کے مسلمانوں کو اسی غلط فہمی میں مبتلا دیکھتے ہیں۔

گذشتہ اداریہ میں ہم نے جو المنبر لائل پور کے ایک مضمون کا ذکر کیا ہے وہ اسی بیمار ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ یہ لوگ حالانکہ ان کے پاس کوئی خدائی سند نہیں ہے اس زعم میں گرفتار ہیں کہ اسلام جو ان کے خیال میں اسلام ہے اسی کے سوا باقی تمام اسلامی تصورات نہ صرف غلط ہیں بلکہ اس قابل ہیں کہ ان تصورات کو بزور ختم کر دیا جائے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کھلی چھٹی دے دی ہوئی ہے کہ جو لوگ عقائد میں ان کے ساتھ متفق نہیں ہیں وہ کافر مرتد اور واجب القتل قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کے زعم باطل میں ان کے تصور اسلام کے سوا تمام تصورات کو مٹا دینا اور ان کو تبلیغ و اشاعت کا حق نہ دینا ان کا فرض ہے اور اسی زعم باطل کی وجہ سے وہ فساد فی الارض کی حد تک بھی جانے کو تیار ہو جاتے ہیں دین کا یہ استبدادی تصور وہی تصور ہے جس کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

حیرت یہ ہے کہ اس غیر اسلامی لادینی تصور کے تلخ نتائج روز ان لوگوں کے سامنے آتے رہتے ہیں مگر وہ اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے اور قرآن پاک کے اصول لا اکراہ فی الدین کو جھٹلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

یہ خود فراموشی اس حد تک پہنچ گئی ہوئی ہے کہ شیعہ حضرات جو پچھلے دنوں اس تلخ حقیقت سے عملاً دوچار ہوئے ہیں جب دوسروں کی آزادی ضمیر کا سوال ہوتا ہے تو اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ چنانچہ "رضاکار" جو شیعہ ہفت روزہ ہے اور جس نے "آزادی ضمیر" کے متعلق ان دنوں بے حد پراپیگنڈہ کیا ہے المنبر کا وہ نوٹ جو اس نے بہاول پور میں احمدیہ کانفرنس کے ضمن میں فساد فی الارض کی حمایت کے لئے لکھا ہے بلا تبصرہ شائع کیا ہے۔ اور ذرا نہیں سوچا کہ آج اگر عوام متعصب مولویوں کے بہکانے سے احمدیوں کے خلاف "صدوا عن سبیل اللہ" کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو شیعوں کے خلاف بھی کر سکتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ کس منہ سے ایک شیعہ پندرہ روزہ "شہید" اپنا حق عزاداری قائم رکھنے کے لئے اس طرح رقمطراز ہے۔

"مخالفینِ عزاداری اس وہم کو دل و دماغ سے نکال دیں کہ ان کے مسموم پراپیگنڈا سے شیعہ حقوقِ عزاداری سے دستبردار ہو جائیں گے شیعہ اس ملک کے وفادار شہری ہیں اور انہیں ان کے مذہبی و شہری حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ شیعوں نے جان و مال سے وطن عزیز کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ ہم اسلام کے ہراول دستہ ہیں۔ ہم نے آسمان کے تاروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دشمنانِ دین کا مقابلہ کیا ہے۔ دنیا کی توہین محبانِ اہلبیت کے قدموں میں سجدہ ریز رہی ہیں۔ بغداد کی دیواریں۔ دجلہ و فرات کی لہریں۔ شام و کوفہ کے بازار اور دمشق کے دربار اس امر کے عینی شاہد ہیں کہ اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر آسمان کے ستاروں کی نہ جھپکنے والی آنکھوں نے شیعانِ حیدر کرار کے سر کٹتے تو دیکھے ہوں گے۔ جھکتے نہیں دیکھے ہوں گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے ہی اس کے ابواب بدلے اور ہر ورق اپنے خون سے مزین کیا۔ عزاداری سید الشہداء ہماری رگِ حیات ہے۔"

(پندرہ روزہ شہید لاہور صفحہ اول)

مسلمانوں کی بد قسمتی یہ ہے کہ وہ لوگ جو پاکستان کی "پ" بھی نہ بننے دینے کے دعویدار تھے اور جو صالحیت کے ڈھونگ میں پاکستان کے لئے جد و جہد کرنے والوں کو "جس جہنم میں ان کا جی چاہے چلے جائیں" کہنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ وہی آج پاکستان میں صالحیت کے ڈھونگ میں فساد فی الارض کی حمایت بھی کر رہے ہیں اور وہی مسلمانوں کو جمہوریت جمہوریت کے نعرہ سے بہکا کر پاکستانی نظم و نسق کو درہم برہم کرنے کے لئے بھی تخریبی عناصر کو شہ دے رہے ہیں اور اسلام اسلام پکار کر جس کا خود انہیں بھی کوئی صحیح تصور نہیں عوام کے جذبات کو برانگیختہ کر کے بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمیں ان اخبارات پر بھی بڑا افسوس ہے جو ان لوگوں کی منافقانہ آواز میں آواز ملا کر ملک و قوم کو سخت ضرر پہنچا رہے ہیں۔ یہ مولوی مودودی صاحب جو پاکستانیوں کو بنیادی حقوق دلوانے کے لئے اشتراکیوں جیسے تخریبی گروہ کی ہمنوائی سے بھی عار نہیں کرتے کیا اخبارات کا فرض نہیں ہے کہ ان سے پوچھیں کہ بہاول پور میں احمدیوں کی کنونشن روکنے کے لئے جو فساد فی الارض ہوا ہے مودودی گروہ نے اس فساد فی الارض کی حمایت کے لئے قراردادیں کیوں پاس کی ہیں؟ پھر خود ان اخبارات کو کیا سانپ سونگھ گیا تھا۔ آخر وہ کونسے بنیادی حقوق ہیں جن سے سرفراز کرنے کے لئے یہ اخبارات دن رات نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ اگر احمدی پاکستان کے کسی شہر میں پبلک جلسہ نہیں کر سکتے تو دوسروں کے ایسے حقوق کی حمایت کرنے کے لئے ان کے پاس کیا جواز ہے۔ کیا جمہوریت کا یہ اصول ہے کہ جس کو آپ چاہیں بانس پر چڑھا دیں اور جس کو چاہیں آپ بالکل نظر انداز کر دیں۔ اگر مودودیوں کو پبلک جلسہ کرنے کا حق ہے تو احمدیوں کو کیوں نہیں؟ اور جب مودودی ایسے مولویوں کے بہکانے اور بھڑکانے سے احمدیوں کا جلسہ روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو آزادی ضمیر اور بنیادی حقوق کا نعرہ کیوں خاموش پڑ جاتا ہے؟ یاد رکھئے جب تک آپ اس بے انصافی کو نہ چھوڑیں گے اور جمہوریت کے ترازو میں تمام فرقوں اور گروہوں کو ایک بٹوں سے نہ تولیں گے اسوقت تک آپ کا یہ نعرہ بے معنی رہے گا اور آپ ملک و قوم کی کوئی خدمت بجا نہیں لائیں گے۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی چودھویں سالانہ کانفرنس میں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ایمان افروز افتتاحی تقریر

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

چودھویں سالانہ کانفرنس

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی چودھویں سالانہ کانفرنس بنڈونگ میں منعقد ہوئی۔ پہلا اجلاس ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ جماعت کے احباب چونکہ دور دراز کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے بنڈونگ پہنچنے کے لئے بڑی وقت اور مالی قربانی کرنی پڑتی ہے گو اس سال کانفرنس (سورابایا) شہر میں ہونی تھی۔ مگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تشریف آوری کی اہمیت کے پیش نظر بنڈونگ کے اہم تاریخی شہر میں کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ باوجود انتہائی گرانی اور سفر کی شدید صعوبتوں کے ۶۰ جماعتوں کے دو ہزار نمائندگان نے شرکت کر کے اپنے اخلاص اور قربانی کا قابل قدر مظاہرہ کیا۔ اجلاس کے لئے شہر کے وسط میں "گوورا" ہال کرایہ پر لیا گیا تھا۔ ہال کو خوبصورت پھولوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا۔ اور بڑی تنظیم کے ساتھ خدام اور انصار کے لئے ایک طرف اور لجنات اور ناصرات کو دوسری طرف علیحدہ کرسیوں پر بیٹھنے کا انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی بہت اعلیٰ انتظام تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری

ٹھیک سوا آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہال میں تشریف لائے۔ ہال کے دروازہ پر مکرم حسن ریاذی صاحب (سابق اسسٹنٹ کمشنر) کی بیوی کار میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیارت کے لئے بیٹھی تھیں چونکہ آپ بہت معمر تھیں اور علیل تھیں اور اجلاس میں شریک ہونے سے معذور تھیں۔ لہذا کار میں بیٹھی بیٹھی آپ نے حضرت میاں صاحب کو سلام عرض کیا اور دعا کی درخواست کی۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی بہت مخلص کارکن رہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو دیکھ کر ان پر رقت طاری ہو گئی۔ ان سے سلام کے بعد جونہی صاحبزادہ صاحب ہال میں داخل ہوئے۔ ہال اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا تعظیماً سب دوست کھڑے ہو گئے۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کہہ کر معزز مہمان کا استقبال کیا۔ ۸½ بجے تلاوت قرآن مجید شروع ہوئی۔ جو محمد زہری صاحب نے کی محمد زہدی صاحب ملایا کے رہنے والے ہیں۔ اور لمبے عرصہ سے نہایت اخلاص کے ساتھ انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو قادیان میں رہ کر اکتساب علم کی بھی توفیق بخشی۔

افتتاحیہ کلمات

تلاوت کے بعد اور افتتاحی دعا سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے چند افتتاحیہ کلمات فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ احباب اب میرے ساتھ مل کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے۔ جب ساری دنیا میں خدائے واحد کی پرستش ہو۔ اور ہمارے آسمانی آقا کی حکومت جیسے آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر بھی قائم ہو جائے۔ اور تمام دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں فخر محسوس کرے اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام دوسرے مذاہب کے جھنڈوں سے ہمیشہ اونچا اور ارفع رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ

"وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔"

پورا ہو اور یہ روحانی انقلاب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ احباب اپنی جملہ دعاؤں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور کامل والی لمبی زندگی کے لئے بھی دعائیں کریں اور اس امر کو بھی ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ حضور کے جماعت پر بڑے بڑے احسانات ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ خدا کا کام ہے جو بہر حال ہو گا لیکن یہ بھی درست ہے کہ خدا اپنے کام کے لئے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ ایسے وجود روز روز دنیا میں نہیں آیا کرتے۔ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہم نے مصلح موعود کا زمانہ پایا۔ یہ وہ وجود ہے جس نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ابتداء سے لے کر اب تک خالصتہً اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیئے۔ اور اس خدمت میں اپنے آرام کا ہرگز خیال نہیں رکھا۔ اب جبکہ دن رات کی محنت اور کام کی زیادتی کی وجہ سے حضور بیمار ہوئے ہیں جماعت کا یہ فرض ہے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر حضور کی صحت کے لئے دعائیں کریں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک دعائیہ نظم ہے۔ اس کا ایک شعر ہے ؎

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

(اس کا ترجمہ سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے کیا تو لوگ بے اختیار رونے لگے)

صدر صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب سے دعا کی درخواست کی۔ جس پر صاحبزادہ صاحب نے دعا شروع کروائی۔ دعا کے وقت رقت کا عجیب سماں تھا۔ دعا میں عاجزی اور تضرع کا یہ رنگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت و تعلیم کا خاصہ ہے اور اس کا وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو دعا کے وقت موجود تھے۔ دعا کے اختتام کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز

سب سے پہلے کانفرنس کمیٹی کے صدر جو بنڈونگ کی لوکل جماعت کے بھی صدر ہیں۔ جناب حسن احیا ہیادی (سابق اسسٹنٹ کمشنر) نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس سال محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو بیرونی مشنوں کے انچارج ہیں۔ اور پھر حضرت المصلح الموعود امیر المومنین کے فرزند ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں اور جن کی محبت ہمارے دلوں میں رچی ہوئی ہے۔ یہاں آج ہم تشریف فرما ہیں۔ بعض مجبوریوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس دفعہ غیر معمولی طور پر ریل گاڑیوں اور بحری جہازوں کے کرایہ بڑھ گئے۔ ہمیں احباب کے ٹکٹوں کے لئے جو سکولز ملے تھے اچانک وہ ہم سے واپس لے لئے گئے۔ اور رہائش کے لئے ہمیں دقت ہوئی۔ پھر آپ نے جماعت سورابایا سے معذرت کی کہ اس دفعہ کانفرنس وہاں ہونی تھی۔ مگر جناب وکیل التبشیر صاحب کی آمد کی وجہ سے وقت کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں سورابایا کی بجائے بنڈونگ میں کانفرنس کرنا پڑی۔

اس کے بعد جماعت ہائے انڈونیشیا کے قائم مقام صدر جناب راڈین ہدایت صاحب نے فرمایا کہ صدر صاحب جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی علالت کی وجہ سے مجھے ان کی قائمقامی کے فرائض ادا کرنے پڑے ہیں۔ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے اور تمام جماعت کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہوئے افتتاحی تقریر کے شروع کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور جماعت کے قیام کی غرض کے موضوع پر تقریر کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے انہیں یہ موقعہ دیا۔ کہ انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کو دیکھ سکیں جو خلافت ثانیہ کے دور میں قائم ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ موضوع اس لئے مقرر کیا تاکہ جماعت کے سامنے حضور کی بعثت کی غرض حضور کے اپنے الفاظ میں آ جائے۔ جماعت ہائے انڈونیشیا کے لئے یہ ممکن نہیں کہ حضور کا عربی اردو اور فارسی کلام پڑھ سکیں اور نہ ہی اکثر کتب کا ترجمہ انڈونیشین میں ہو سکا ہے۔ لہذا یہ نہایت ضروری ہے کہ جماعت کے سامنے حضرت اقدس کے مشن اور پھر اس کی ذمہ داریوں کو پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی زندگی کو اس معیار تک پہنچا سکیں۔ جس کا مطالبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کیا ہے

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے (جن کو بڑی محنت کے ساتھ ایسی ترتیب دی گئی تھی کہ وہ ایک مسلسل مضمون معلوم ہوتا تھا) آپ کی بعثت کی غرض پیش کی۔ اور حضور کی تحریرات کے سترہ حوالہ جات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد خدا کی توحید کا قیام۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرنا۔ خدا اور بندے کا براہ راست تعلق پیدا کرنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور آپ کی پیروی میں روحانی مدارج کے حصول کی طرف توجہ دلانا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف کا بیان فرمانا اور مجھا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے زندگی کی سب قوتوں کا صرف کرنا۔ احیائے دین۔ تقوے، علمی عملی۔ اخلاقی اور ایمانی سچائیوں کا قیام اخلاق حسنہ کا قیام۔ کسر صلیب اور تبلیغ اسلام کے لئے ایک عالمگیر نظام کا قیام ہے۔

حضور کی بعثت کا مقصد بیان فرمانے کے بعد آپ نے احباب کے سامنے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض کو پیش کیا۔ اور بعثت کے مقصد کی طرح قیام جماعت احمدیہ کی غرض کو بھی بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے ہی واضح فرمایا۔

ایک اہم سوال کا جواب

آپ نے فرمایا حضور کی بعثت کا بیان کرنے کے بعد میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض کو لیتا ہوں۔ یہاں پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جب جماعت احمدیہ قرآن کریم کو آخری شریعت اور اسلام کو آخری دین

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی یقین کرتی ہے اور تمام بنیادی عقائد میں دوسرے مسلمانوں سے بھی متفق ہے تو پھر علیحدہ جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ ایک اہم سوال ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مصلح بھیجا جاتا ہے تو وہ ایک خاص پروگرام اور خاص مقصد لے کر آتا ہے اور اس پروگرام اور اس مقصد کی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیتا ہے اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ اس دعوت کو قبول کریں گے اور اس پلان اور پروگرام کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں گے وہ ایک علیحدہ جماعت کی تشکیل اختیار کریں گے جو ان کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کر دے اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا جماعت احمدیہ کے علاوہ مسلمانوں کی کوئی اور ایسی جماعت ہے جس کے سامنے احیاء اسلام اور تبلیغ اسلام کا کوئی پروگرام ہو اور یہ پروگرام کسی خاص ملک تک محدود نہ ہو۔ بلکہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہو؟ اگر ایسا نہیں تو ماننا پڑے گا کہ باوجود اسکے کہ مسلمان دنیا میں ایک بڑی تعداد میں ہیں لیکن وہ ایک جماعت نہیں کہلا سکتے بلکہ ایسے ریوڑ کی طرح ہیں جس کا کوئی رکھوالا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی اس حالت کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ حضور نے فرمایا تھا کہ اسلام کے پہلے سو سال بہترین سال ہوں گے پھر اگلے سو سال اور پھر اس سے اگلے سو سال۔ اس کے بعد مسلمانوں سے سچائی جاتی رہے گی۔ اور ظلم و جور کا دور دورہ ہوگا اور نا اتفاقی اور افتراق پیدا ہو جائے گا سو ایسا ہی ہوا اور صدیوں سے مسلمان تشتت اور انحطاط کا شکار ہیں۔

پس کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے تبلیغ اشاعت اسلام کا ایک منظم اور وسیع نظام قائم کیا جائے اور سنت نبوی کو پھر سے مسلمانوں میں رائج کیا جائے سو جماعت احمدیہ کے قیام کی یہی غرض اور یہی اس کا مقصد ہے۔ آپ نے اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے متعدد حوالہ جات پیش کئے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام سے علیحدہ کوئی مذہب نہیں بلکہ خدا کو وحدہٗ لاشریک اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خاتم الرسل یقین کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو آخری شریعت اور اسلام کو آخری کامل دین مانتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اس دین اور اس شریعت کو دنیا میں پھر سے قائم کرنا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

مسلمان بھائیوں سے اپیل

تقریر کے اخیر میں آپ نے تمام مسلمان بھائیوں کو قبول احمدیت کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اس موقعہ پر اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے کام میں ممد و معاون ہوں اور ان روحانی برکات سے حصہ پائیں جو اس جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے آسمانی آقا کا فیصلہ ہے۔ اور خدا کے فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے مستقبل کے متعلق خدا تعالےٰ سے خبر پا کر بشارت دی کہ

"وہ لوگ جو درحقیقت پارساطبع اور خدا ترس اور نوع انسان کے ہمدردی کرنے والے اور دین کی ترقی کے لئے بدل و جان کوشش کرنیوالے اور خدا تعالےٰ کی عظمت کو دل میں بٹھانے والے اور عقلمند اور ذی فہم اور اولوالعزم اور خدا اور رسولؐ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں۔ وہ اس جماعت میں بکثرت پائے جائیں گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بات کا ارادہ کر رہا ہے کہ اس جماعت کو بڑھا دے اور برکت دے۔ اور زمین کے کناروں تک سعادتمند انسانوں کو کھینچ کر داخل کرے۔"

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جسنے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔"

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر اردو میں تھی جس کا ترجمہ سید شاہ محمد صاحب نے جماعت کو سنایا۔ ترجمہ سننے کے بعد صدر مجلس نے صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہم اس تقریر سے بجد متأثر ہوئے ہیں اور ایسی ایمان افروز تقریر ہم نے پہلے کبھی انڈونیشیا میں نہیں سنی۔ آپ نے انڈونیشین احمدیوں کی طرف سے وعدہ کیا کہ تقریر میں بتائی ہوئی ہدایات اور تعلیم پر عمل کرنے کی وہ ہر ممکن کوشش کریں گے۔

تمام احباب نے نہایت انہماک اور توجہ سے اس تقریر کو سنا اور خدا کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔

دعائے مغفرت

یہ خبر افسوس سے سنی جائے گی کہ محترمہ امۃ اللہ صالحہ صاحبہ زوجہ مکرم مرزا صالح علی صاحب آف قادیان کافی عرصہ کراچی میں بیمار رہ کر ۱۵/۱۰/۶۳ کو کراچی میں مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ۱۶/۱۰/۶۳ کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور رات ۹ ۱/۲ بجے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

(قاضی عبد الرحمٰن)

تقریبِ ختنہ اور دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۵ر اکتوبر بروز جمعہ ساڑھے چار بجے شام حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ کا نکاح یکم مئی ۶۳ء کو محترم شمس صاحب نے مکرم ٹی۔ اے اختر قریشی صاحب مالک ال۔ رشی انڈسٹریز کراچی ابن مکرم امجد علی صاحب قریشی کے ساتھ پڑھا تھا۔

مورخہ ۲۶ر اکتوبر کو مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی کی کوٹھی بیت السخاوت میں ٹی اے اختر قریشی صاحب کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے بزرگ و احباب شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

ضروری تصحیح

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں الفضل کا جو خاص نمبر شائع ہوا ہے اس کے صفحہ ۸ پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مضمون کی سطر ۴ کتابت کی غلطی سے درست شائع نہیں ہو سکی۔ اصل فقرہ یہ ہے

"جب وہ بیاہی گئیں تو ذرا شرم ٹوٹی اور بولنے چالنے لگے"

احباب تصحیح فرمالیں۔

مختلف مقامات پر اہم تربیتی اجتماعات

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک خاص اجلاس مورخہ ۱۴/۱۰ بروز جمعہ بوقت چار بجے بعد دوپہر سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے وسیع احاطہ میں زیر صدارت محترم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر منعقد ہوا تلاوت مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور نے کی۔ اور نظم مکرم محمد انور صاحب نے پڑھی اذاں بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا" کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ جس میں آپ نے اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام کی زبوں حالی اور مسلمانوں کی بے بسی اور یاس و ناامیدی کے متعلق مولانا حالی مرحوم اور دیگر مخالفت کے اقتباسات پیش کئے اور بتایا کہ کس طرح مسلمان مایوس ہو کر عیسائی ہو رہے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے آنے کی غرض و غایت بیان فرمائی اور بتایا کہ کس طرح ہمارے مبلغین اندرون و بیرون ملک میں اسلام اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اللہ صفات پر غیر مسلموں کے اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے کئی اعتراضات بیان فرمائے اور خود غیر مسلم اکابرین کے ہی حوالے پیش فرماتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ہمارے مقابل پر وہ اپنی شکست اور اسلام کی فتح اور برتری کا اعتراف کر رہے ہیں۔ بالآخر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی پرشوکت اور جلالی الفاظ بیان فرمائے۔ کہ انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ اس قادر توانا خدا کی نصرت اور ہماری ہی تبلیغ سے تمام روئے زمین پر اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ضرور لہرائے گا۔ آپ کی اس فصیح و بلیغ تقریر کو جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی پورے ذوق و شوق سے سنا گیا۔ اور نہایت ہی پسند کیا گیا۔

حاضرین میں دو سو سے زائد غیر از جماعت احباب تھے۔ جن میں شہر کے ہر طبقہ کے معززین خصوصاً وکلاء صاحبان شامل تھے لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے چند بزرگوں اور نوجوانوں نے شب و روز ان تھک کوشش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احقر عبدالرحمٰن عابد

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ

گوجرانوالہ

نظامت انصار اللہ کوئٹہ و قلات کا پہلا تربیتی اجتماع

نظامت انصار اللہ کوئٹہ و قلات کا پہلا تربیتی اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بروز ہفتہ و اتوار مورخہ ۲۴، ۲۵ اگست کو مسجد احمدیہ کے احاطہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں کوئٹہ سے باہر مقیم انصار اللہ بھی کثرت سے شامل ہوئے۔

اس موقعہ پر محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی کوئٹہ میں قیام فرما تھے چنانچہ آپ نے مختلف اجلاسوں میں شرکت فرمائی اور ذکر حبیب پر ایمان افروز تقریر بھی فرمائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اجلاس میں شرکت کے لئے حضرت صدر محترم مجلس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ مگر حضرت ممدوح بوجوہ دیگر مصروفیات کے تشریف نہ لا سکے اور اپنے مرکز کی نمائندگی کے فرائض مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو تفویض فرمائے۔ تمام اجلاسوں میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال بھی کافی تعداد میں شامل ہوتے۔

پہلا اجلاس مورخہ ۲۴ اگست بروز ہفتہ سوا پانچ بجے شام زیر صدارت محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد ناظم صاحب انصار اللہ کوئٹہ و قلات نے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس اجتماع کی غرض و غایت واضح فرمائی اس کے بعد محترم شمس صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی بعد ازاں مکرم خدابخش صاحب عابد مہتمم عمومی نے سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی

دوسرا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شام زیر صدارت مکرم و محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ محترم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی حضرت مولوی صاحب کی تقریر کے بعد دوسرا اجلاس دس بجے شب دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

۲۵ اگست ۱۹۶۳ء بروز اتوار

تہجد کی نماز جناب محمد عمر صاحب فاضل مربی سلسلہ کی اقتداء میں ادا کی گئی جس میں خشوع خضوع کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت عمر اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حسن اتفاق سے یہ اجتماع ان دنوں میں منعقد ہوا جب کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خاص تحریک دعا اور درود شریف کے ایام تھے۔ اسلئے نماز تہجد کے بعد حاضرین نے درود شریف کا وظیفہ کیا۔ ذکر الٰہی کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس کے معاً بعد تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ زیر صدارت محترم جناب جناب شیخ محمد عمر صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی۔ اس میں درس قرآن کریم محترم جناب شیخ صاحب نے اور درس حدیث محترم مولوی محمد احمد صاحب ناظر مہتمم انصار اللہ کوئٹہ نے دیا۔ مکرم محمد علیجان خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کا درس دیا۔ اس کے بعد محترم الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی اور اپنے والد بزرگوار حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے ایمان افروز حالات سنائے ازاں بعد محترم مولوی محمد احمد صاحب فاضل نے تربیت اولاد کے موضوع پر لکھا ہوا مقالہ پڑھ کر سنایا۔

چوتھا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے صبح زیر صدارت محترم جناب ملک کرم الٰہی صاحب اعوان ایڈوکیٹ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ مکرم جناب شیخ محمد عمر صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ موعود ادیان عالم کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن ناظم اعلےٰ سابق سندھ جو ہماری خاص دعوت پر اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے انصار اللہ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی بعد ازاں مولوی عبدالقدیر صاحب فاضل سابق مبلغ مغربی افریقہ نے جماعت احمدیہ کی افریقہ میں تبلیغی مساعی کے موضوع پر تقریر فرمائی

پانچواں اجلاس سوا دس بجے قبل دوپہر زیر صدارت جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ناظم اعلےٰ کوئٹہ و قلات منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد فاضل صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے صحت جسمانی کے اصول پر تقریر فرمائی۔ پھر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "قرآن کریم اور دیگر الہامی کتب میں فرق" کے عنوان پر ایک فاضلانہ تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا آپ نے اپنے اختتامی ریمارکس میں مقامی حکام کا بھی شکریہ ادا فرمایا جنہوں نے اس موقعہ پر ضروری انتظامات کئے۔ اس کے بعد دعا پر یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ اور انصار دوست یہ دعائیں۔ ذکر الٰہی اور بزرگان کے خطابات کے پاکیزہ ماحول میں گزار کر اپنے اندر ایک روحانی تازگی محسوس کرتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔ الحمدللہ

جنتہ اماء اللہ نا صرات الاحمدیہ

لاہور کا سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ لاہور کا سالانہ اجتماع ۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء بوقت صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں منعقد ہوا جس میں لاہور سے ۳۲ حلقہ جات شامل ہوئے اور اجتماع ہر لحاظ سے بفضل خدا کامیاب رہا صدارت کے فرائض محترمہ بیگم بشیر احمد صاحبہ اور جج کے فرائض محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور محترمہ زینب بیگم صاحبہ اور محترمہ عفت نصیر خالد صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اس کے بعد بچیوں نے اپنا عہد نامہ دہرایا۔ ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ پڑھا گیا اور پھر جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید کے مقابلہ سے شروع ہوئی پہلے چھوٹے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ ہوا جس میں آٹھ بچیوں نے حصہ لیا اور اس کے بعد بڑے گروپ کا تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ شروع ہوا جس میں ۸ لڑکیوں نے حصہ لیا۔

تلاوت کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۷ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد بڑے گروپ کی بیت بازی کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۰ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ وقت اور جگہ کی کمی کے باعث کھیلوں کا پروگرام مختصر کر دیا گیا۔ بعدہٗ بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے پھر نگران ناصرات شاکرہ صاحبہ نے بچیوں کا شکریہ ادا کیا۔ بچیوں کی حوصلہ افزائی کی اور محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے دعا کروائی۔ اس طرح یہ جلسہ ۱/۲ ۲ بجے دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

۳۰ ستمبر بروز دوشنبہ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع مسجد دارالذکر میں زیر صدارت محترمہ بیگم بشیر احمد صاحب ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا یہ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا بہنوں نے کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا عہد نامہ کے بعد جلسہ کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی پہلے قرآن شریف کی تلاوت کا مقابلہ شروع ہوا جس میں گیارہ مستورات نے حصہ لیا اس کے بعد معیار دوم کا اردو تقریر کا مقابلہ ہوا۔ معیار سوم کے تقریری مقابلہ میں ۵ ممبرات شامل ہوئیں۔ انگلش کے تقریری مقابلہ میں لاہور کی لڑکیوں نے امسال پہلی مرتبہ حصہ لیا۔ چار لڑکیاں اس میں شامل ہوئیں

بعدہٗ دو دو منٹ کی فی البدیہہ تقاریر مختلف موضوعات پر کی گئیں اس میں کئی لڑکیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ان تقاریر کو سب نے پسند کیا۔ عطیہ شہناز صاحبہ نے ثاقب صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے سنا کر سامعات کو محظوظ کیا آخر میں صدر مجلس بیگم بشیر احمد صاحب نے مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والیوں کو انعامات دیئے اور تربیتی کلاس و امتحانات لجنہ لاہور میں پاس ہونے والی بہنوں کو اسناد تقسیم کیں جلسہ دعا کے بعد قبل نماز مغرب ختم ہوا

(سیکرٹری)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر بیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹایا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۱/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۴/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا لفایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل ۔ مبتدارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی امداد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ اُن کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پر اویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لینگے

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے۔ اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقومات بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام (ناظر تعلیم ربوہ)

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سال رواں کے لئے مجلس عربی کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

صدر	مجیب الدین احمد
نائب صدر	کمال الدین یوسف
سیکرٹری	عبدالرشید ارشد
جائنٹ سیکرٹری	منیر الحق شاھد
اسسٹنٹ سیکرٹری	عبدالحمید عابد

(سیکرٹری)

قرارداد تعزیت

مورخہ ۲۶/۹/۶۳ بعد نماز جمعہ زیر صدارت ماسٹر عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بوریوالہ "جماعت احمدیہ" کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ممبران جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم چوہدری فضل کریم صاحب کی اچانک رحلت پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جماعت احمدیہ بوریوالہ کے لئے یہ نہایت دردناک صدمہ ہے۔ مرحوم گذشتہ سوا سال سے ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ منتخب ہوتے چلے آتے تھے علم و عمل اور اخلاق حسنہ کی ایک مجسم مثال تھے۔ عابد زاہد تہجد گذار موصی اور سلسلہ عالیہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے تھے اللہ تبارک و تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین (سیکرٹری)

ایک زمیندار بھائی کا احساس فرض

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک وعدہ کنندگان کا فرض ہے کہ اپنا چندہ بہرحال ادا فرما دیں لیکن اگر کوئی حقیقی مجبوری لاحق ہو تو دفتر ہذا سے مہلت بھی لی جاسکتی ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ بعض نہ تو ایفائے عہد کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی مجبوری کی حالت میں مزید مہلت کے بارے میں دفتر کو لکھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک زمیندار بھائی نے احساس فرض کی نیک مثال قائم فرمائی ہے تاریخ مقررہ کے اندر رقم ادا نہ کر سکنے والے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری ربیع کی فصل اس دفعہ نہیں ہوئی۔ اسلئے استدعا ہے کہ مجھے فصل خریف جو کہ اب بالکل تیار کھڑی ہے تک مہلت دی جائے"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ رضیہ احمر بنت مکرم احمد دین صاحب جمیل مرحوم کا نکاح مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز اتوار بمقام اجتماع میں چوہدری رشید احمد صاحب اختر ابن چوہدری محمد شفیع صاحب لائلپور کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔ (عبدالہادی ناصر لائلپور کینٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ حافظ عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رانا چراغ الدین دادو سابق سندھ)

۲۔ مکرم مہر اللہ دتا صاحب لائلپور دین لبادعنہ ٹائیفائڈ درد گردہ سخت بیمار رہے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں نیز میری لڑکیاں نصرت پروین و صفیہ پروین عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ (خاکسار محمد یعقوب ننگلی۔ آف کھرڑیاں والہ لائلپور)

۳۔ میرا لڑکا اظہر محمود عرصہ چھ سات ماہ سے پیٹ میں خرابی کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور اب کچھ دنوں سے ریلوے ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبدالمالک ولد میاں عبدالکریم صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال لاہور)

۴۔ میرے والد محترم چوہدری منظور حسین صاحب آف سانگھڑ حال حیدرآباد چند دنوں سے پیچش اور بخار کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ (محمود احمد بی۔ اے بی ٹی منتظم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۵۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے بازو میں درد کے باعث بیمار ہے جسے آرام نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت درویشان در دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے (خاکسار ملک احمد خان کلرکہار والے حال ربوہ)

۶۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب جالندھری آف سرگودھا ایک لمبے عرصہ سے بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعائے خاص کی التجا کرتے ہیں۔ (مختار احمد ہاشمی نظارت خدمت درویشاں ربوہ)

۷۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو بیافت ہیڈ جیل کالج ہسپتال جام شورو میں بغرض اپریشن داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب اپریشن میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم شوکت حسین شاہد ہیڈ کلرک۔ ویسٹ ڈویژن۔ کمشنری۔ خیرپور۔ مغربی پاکستان)

۸۔ خاکسار کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے (عبدالرحیم خوشاب)

۹۔ میرا لڑکا منصور احمد بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (حکیم محمد موسیٰ کالا ڈیوڑھی خوشاب)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ بحری ماہی پروری کے محکمہ کے ڈائریکٹر عبدالرحیم اللہ قریشی گزشتہ روز یہاں کہا کہ پاکستان اپنی بحری صدود بارہ میل تک بڑھائیگا اس سے پیشتر پاکستان کی بحری حدود تین میل تک تھیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ ماہی گیری کی صنعت کو ترقی دیا جا سکے۔

• چترال ۳۱ اکتوبر۔ ریاست چترال کے نئے وزیر اعظم سردار حزب اللہ خاں نے ریاست بھر میں شراب کی خرید و فروخت کرنے والے اور پینے والے کو ایک ماہ قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دینے کا حکم جاری کیا ہے۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ پاکستان میں کان کنی کے کام کی شرائط کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ ضابطوں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اس امر کا انکشاف آج یہاں کان کنی سے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری گیارہ ارکان پر مشتمل کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔

• خیرپور ۳۱ اکتوبر۔ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر غلام قادر ہنوار نے ایک بیان میں جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے ملکی مفادات کے لئے مضرت رساں قرار دیا ہے آپ نے کہا جماعت اسلامی کا سابقہ ریکارڈ مظہر ہے کہ وہ بعض غیر ملکی طاقتوں کے ایماء پر کام کرتی ہے۔

• نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ بھارت کی وزارت خارجہ کے ایک سرکاری ترجمان نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ بھارت کو کشمیر میں خط متارکہ جنگ تک جس میں چکنوٹ بھی شامل ہے مکمل انتظامی کنٹرول کا حق حاصل ہے ترجمان نے مزید کہا کہ اب تک خط متارکہ جنگ تک کا علاقہ بھارت کے انتظامی کنٹرول میں رہا ہے اور کنٹرول کا یہ حق آئندہ بھی استعمال کرتا رہے گا۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک خانہ جات کی ایک اطلاع کے مطابق کویت کی حکومت آئندہ ڈاک کے ذریعہ کویت پہنچنے تمام مطبوعہ مواد کو سنسر کرے گی اور جو مواد عربوں کے خلاف یا غیر اسلامی پایا گیا اسے ضبط کر لیا جائیگا اسرائیل کے حق میں پراپیگنڈہ پر مبنی یا غیر اخلاقی مواد بھی حکومت ضبط کر لے گی۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ۲۵ نومبر کو پاکستان میں ایک نیا پوسٹ کارڈ جاری کیا جائے گا جس کی قیمت ۵ پیسے ہوگی اس پوسٹ کارڈ کے ڈیزائن پر ایک کیلے کا پودا بنا ہوا ہے اور اس پر لفظ سرکس لکھا ہوا ہے یہ پوسٹ کارڈ ۲۵ نومبر سے تمام ڈاک خانوں سے دستیاب ہو سکے گا۔

• لاہور ۳۱ اکتوبر۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے ایک اعلان کے مطابق نئے اور پرانے کورس میں ثانوی امتحانات کے داخلے شروع ہو گئے ہیں یہ امتحانات اگلے سال تین مارچ کو شروع ہوں گے داخلہ فارم بورڈ کے انکوائری آفس واقع ۸۶ مزنگ روڈ لاہور سے نک چالان پیش کر کے یا جوابی لفافہ بھیج کر بذریعہ ڈاک بھیجے جا سکتے ہیں داخلے وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر ہے تیس دسمبر تک پانچ روپے سطور لیٹ فیس ادا کر کے اور ۱۵ جنوری تک پندرہ روپے فیس دے کر بھی داخلے بھیجے جا سکیں گے۔ بعد ازاں امتحان شروع ہونے سے تیس روز پہلے تک دوگنی فیس ادا کر کے امتحان میں شرکت کی جا سکتی ہے

• نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ بھارت میں اس سال غلے کی فصل کم ہونے کے باعث مختلف علاقوں میں خوراک کی شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے اور بعض علاقوں میں قحط کے سے حالات پیدا ہو گئے ہیں بھارتی وزارت زراعت اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں اس سال غلے کی فصل پچھلے سال کے مطابق بائیس لاکھ ٹن کم ہوئی ہے وزارت کی زراعت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بھارت کو کثیر مقدار میں غلہ درآمد کرنا پڑے گا۔

• لاہور ۳۱ اکتوبر۔ لاہور کارپوریشن نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ دریائے راوی میں غرقابی کے حادثوں کے سد باب کے لئے حفاظتی اقدامات بہتر بنائے جائیں پیراکی کے لئے کوئی محفوظ جگہ مقرر کر کے اس کے گرد آہنی جال لگائے جائیں خطرناک جانور ہلاک کئے جائیں ہر کشتی میں لائف بیلٹ ہونی چاہئے اور کم عمر لڑکوں کو کشتی رانی کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعے ایوان نے اردو کے فروغ کے لئے کارپوریشن کے دفاتر کی تمام کارروائی اردو میں کرنے کا فیصلہ کیا۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ پاکستان کی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ خاں انقرہ جانے کے لئے کل کراچی سے تہران روانہ ہو گئے جنرل موسیٰ انقرہ میں سنٹو کی فوجی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔

• لاہور ۳۱ اکتوبر۔ کمسن بچوں کے اغوا کے سد باب اور مجرموں کو عبرتناک سزائیں دینے کے لئے حکومت ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے پولیس اس ضمن میں علیحدہ اقدامات کر رہی ہے رفاہی ادارے اپنے طور پر سرگرم عمل ہیں ان اقدامات کے باوجود بچوں کے اغوا کی وارداتیں تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہیں گزشتہ سات دن میں تقریباً ۳۲ بچوں کے اغوا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کسی نہ کسی طرح بردہ فروشوں کے چنگل سے بھاگ نکلے۔

• لاہور ۳۱ اکتوبر۔ غذائی بچت کا آرڈر مجریہ ۱۹۶۳ء یکم نومبر سے مغربی پاکستان میں نافذ العمل ہو جائے گا اس آرڈر کا اطلاق قبائلی اور خاص علاقوں میں نہیں ہوگا صوبائی محکمہ صحت نے مختلف اضلاع میں مقیم اپنے عملہ کو ہدایات ارسال کر دی ہیں کہ وہ غذائی بچت کی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے مستعدی سے کام کریں۔ نئے آرڈر کے مطابق نجی تقریبوں میں پچیس سے زائد افراد کو اور شادی بیاہ کی تقریبات میں پچاس سے زائد افراد کو کھانا نہیں کھلایا جا سکے گا میزبان اس تعداد میں شامل نہیں ہوں گے۔

• لاہور ۳۱ اکتوبر۔ بجلی اور پانی کا ترقیاتی ادارہ عنقریب بارہ بانڈا کے منصوبہ آبپاشی کی تعمیر شروع کر دے گا دو سال پورے کے قریب اس منصوبہ کی تکمیل پر سترہ ہزار تین سو پچاس ایکڑ بارانی زمین کو آبپاش کیا جا سکے گا واپڈا کے تیار کردہ منصوبہ کے مطابق اس پر کل ۶۷ لاکھ ۲۶ ہزار روپے خرچ اٹھیں گے اس میں سات لاکھ ۹۴ ہزار روپے کا زر مبادلہ بھی شامل ہے۔ صوبائی حکومت نے اس منصوبہ کے لئے سال رواں کے بجٹ میں ۳۵ لاکھ روپیہ مخصوص کیا ہے۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ خیال ہے کہ صدارتی کابینہ کوئٹہ روڈ پر نئے حاجی کیمپ کی تعمیر کے سوال پر اپنے اگلے اجلاس میں غور کرے گی منصوبہ بندی کمیشن سکیم پہلے ہی منظور کر چکا ہے اور صدر ایوب نے کچھ عرصہ پہلے کیمپ کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ صدارتی کابینہ کی منظوری کے فوراً بعد تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ باخبر حلقوں نے بھارت کے اس الزام کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان نے پونچھ سے پانچ میل دور شمال مغرب میں دریائے بیتار کا رخ موڑ دیا ہے ان حلقوں نے کہا کہ بھارت کا یہ الزام اس پراپیگنڈہ کی ایک کڑی ہے جو بھارت پاکستان کے خلاف کر رہا ہے۔

• نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ مشرقی سیکٹر میں بھارت کی فضائی مشقوں کی تیاریاں مکمل ہو گئیں ہیں یہ مشقیں ۹، ۱۳، اور ۱۴ نومبر کو ہوں گی ان میں بھارتی فضائیہ کے ۳۳ اور برطانیہ کی شاہی فضائیہ کے ۱۲ لڑاکا طیارے حصہ لیں گے یہ تمام طیارے کلکتہ کے قریب ہوائی اڈے سے پرواز کریں گے۔ بھارت کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مغربی سیکٹر میں فضائی مشقیں ۱۴ نومبر سے شروع ہوں گی اور پانچ روز جاری رہیں گی۔

• نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ امریکی فضائیہ کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل گارڈن ایم گراہم مشترکہ فضائی مشقوں میں شرکت کے لئے یہاں پہنچ گئے امریکہ کی ۲۵ ویں ٹیکٹیکل ونگ کے فرینکلن ایچ سکاٹ بھی ان کے ہمراہ آئے ہیں بریگیڈیئر جنرل گراہم آواز سے تیز رفتار لڑاکا جیٹ طیاروں کے امریکی سکواڈرن کی کمان کریں گے جو برطانیہ آسٹریلیا اور بھارت کے ساتھ فضائی مشقوں میں حصہ لیں گے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

درج ذیل احباب کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔

نمبر خریداری	نام
5189	نذیر احمد صاحب چک ۳۰/ ۱۱.ال منٹگمری
5376	مکرم برکت علی صاحب چک ۲۸ ج ب
5377	محمد فضل حق صاحب چک ۲۰۲/ آر بی
5535	ملک گل محمد صاحب لورالائی
5594	محمد احمد صاحب گوٹھ خلیفہ قاسم
5692	ملک محمد سلیم صاحب کریم پورہ گجرات
6041 خطبہ نمبر	قاضی غلام محمد صاحب مورو
5195	روشن دین صاحب سرالوال ۱۲۳ اسلم نور پور
6957	شیخ شمس دین صاحب گمبٹ
6959	مظفر احمد صاحب باجوہ مورڈی
7254	بشیر احمد صاحب صادق آباد رحیم یار خان

خدام کے نام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام
(بقیہ صفحہ اول)

خدا کے فضل سے ناامید ہو کر مغضوب علیہم میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یا اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کا نقش اپنے دل سے مٹا کر اور اس کے خوف سے خالی ہو کر ضالین کی راہ اختیار کر لیتی ہیں۔ ہمارا کام اور ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے پہلے سے بہت زیادہ دلسوزی، محنت، اور دعا پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ پس قدم بڑھاؤ کہ شام قریب ہے" ایسا نہ ہو کہ رات آ جائے اور ہماری منزل کھوٹی ہو اور سب کیا کرایا ضائع ہو جائے۔

احمدی نوجوانوں کو روحانیت اور پاک اخلاق میں جتنی ترقی کرنی چاہیئے تھی وہ بات ابھی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح اور اچھے اخلاق پیدا کرنے کی طرف عموماً کم توجہ دی جاتی ہے یہاں تک کہ قائدین اور عہدیداران بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور بعض ان میں سے اپنے عہدہ کو ذاتی وجاہت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اپنے ماتحتوں سے حسنِ سلوک اور شفقت اور ان کی دلداری نہیں کرتے۔ بجائے محبت سے سمجھانے اور قصوروار کے لئے دعا کرنے کے حاکمانہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں جماعت میں رخنہ پیدا کرنے والی اور ہمیں اپنے اصل مقصد سے دور لیجانے والی ہیں۔ ہمارے نظام میں بڑائی چھٹائی کا خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سب بھائی ہیں اور ہمیں بھائیوں کی طرح رہنا چاہیئے اور اخوت کے رشتہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ روحانی رشتہ تو جسمانی رشتہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ جو جتنا بڑا ہے اسے اتنا ہی جھک کر اور تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "**ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئیگی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے**"

قائدین کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اسلام کی تعلیم کی چلتی پھرتی تصویر ہوں اور اسلامی اخوت اور ہمدردی کا مرقع ہوں۔ جو بات وعظ و نصیحت اور دوسرے ذرائع سے حاصل نہیں ہوتی نیک نمونہ سے حاصل ہو جاتی ہے۔ چاہیئے کہ قائدین اپنی مجلس کے سارے اراکین کے لئے بڑے بھائی بلکہ باپ کے طور پر ہوں اور اپنے دلوں میں ان کے لئے ایسی محبت اور رافت اور شفقت پیدا کریں کہ انہیں حکم دینے کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ ہر شخص ان کی خدمت کرنا اور ان کا کہنا ماننا اپنے لئے باعث عزت سمجھے۔ جب تک ہمارے قائدین اور عہدیداران اس قسم کی محبت کا نمونہ نہیں دکھائیں گے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے لئے باپ بن کر دکھائیں ہمارا نظام وہ بنیان مرصوص نہیں بن سکتا جو کفر کے بے پناہ حملوں کا مقابلہ کر سکے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے گذشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور نوجوانوں میں عموماً خدمت دین کا جذبہ عبادت اور ذکر الٰہی کا شوق اور اپنی اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہمارا اجتماع بھی خدا کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ثابت ہوا ہے۔ فاللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً تفصیلات آپ کو ان احباب سے جو اس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے معلوم ہو گئی ہوں گی۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی سے امید بڑھتی ہے اور نئے ولولے اور نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ بشرطیکہ کامیابی غرور نہ پیدا کر دے۔ پس اللہ تعالےٰ نے جو آپ کو کامیابی عطا کی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور نئے عزم کے ساتھ اور نئی امید لے کر خدمت دین کے لئے اور نیکی کو قائم کرنے اور شیطان کو شکست دینے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اپنے دل میں یہ عہد کر لیں کہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہمارا بڑھا ہوا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ بلکہ آگے سے آگے بڑھتا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ علیہ توکلنا و الیہ المصیر۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فاذا فرغت فانصب۔ والی ربک فارغب۔ جب ایک کام خوش اسلوبی سے کر چکو تو بیٹھ نہ جاؤ بلکہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اپنے رب کی محبت میں اور اسکو پانے کے شوق میں آگے بڑھو اور عاجزی کے ساتھ اس کے حضور میں جھکے رہو۔ اپنی اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کا کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں کہ کہیں جا کر ختم ہو جاتا ہو۔ یہ سفر ایسا ہے جس کی کوئی منزل نہیں۔ منزل سے محبت کرنے والا ہمارا ہمسفر نہیں ہو سکتا۔ ہمیں تو بحر توحید کی شناوری کرنی ہے اور یہ سمندر وہ ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا پروگرام انشاء اللہ جلد ہی بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس کو چاہیئے کہ اس کے مطابق اپنے مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے لئے ایک معین پروگرام بنا لیں اور ماہ بماہ اسبات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کا کام سکیم کے مطابق چل رہا ہے یا نہیں۔ اس سال کے پروگرام میں ایک بات یہ بھی رکھی گئی ہے کہ مجالس ایک دن قادیان کی یاد میں منعقد کریں جو اس سال ۱۶ر نومبر ہوگا۔ اس دن جلسہ کے ذریعہ نئی نسل اور بچوں کو قادیان کی عظمت، قادیان سے ہجرت اور واپسی کے متعلق پیشگوئیاں وغیرہ امور سے آگاہ کیا جائے اسی طرح غیر از جماعت لوگوں تک بھی اس پیشگوئی کو اچھی طرح پہنچانے کی کوشش کی جائے تا جب یہ پیشگوئی پوری ہو تو بہتوں کے ایمان لانے کا موجب ہو۔

آخر میں پچھلے سال کی طرح پھر آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ بھائیو! خدا نے ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں آؤ! سب مل کر پورے زور سے اس میں داخل ہونے کی کوشش کریں آؤ! پھر نئے سرے سے اس سے محبت اور اخلاص اور عبودیت کا عہد باندھیں۔ آؤ! اس تاریک دنیا میں خدا کا نور بن کر چمکیں اور گم کردہ راہ انسانوں کو سیدھی راہ دکھائیں آؤ! کہ محبت کی رسم کو پھر دنیا میں جاری کریں اور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کے اقرار کو اپنے عمل سے سچا ثابت کر دکھائیں آؤ! کہ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا احیا کریں اور قرآن کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں آؤ! کہ اپنی زندگیوں میں وہ پاک انقلاب برپا کریں اور صدق و صفا اور وفا اور اخلاص اور مروت اور عفت اور حیاء اور پاکبازی اور حلم اور استقامت اور تقویٰ اور توکل کا وہ مقام حاصل کریں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کو حاصل تھا آؤ! کوشش کریں کہ ساری دنیا کو خلافت کے بابرکت نظام سے وابستہ کر کے سارے انسانوں کو اخوت کے پاک رشتہ میں منسلک کر دیں کوشش کریں کہ ہماری نمازیں اور ہماری قربانیاں اور ہمارا مرنا اور ہمارا جینا صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے ہو جائے اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے ساتھ کئے ہوئے سارے عہدوں کو نباہنے والے ہوں۔ آمین۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدمت دین کا قابل تقلید جذبہ

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں مجلس انصار اللہ کے کاموں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت دلچسپی لیتے ہیں چنانچہ گذشتہ سال مشرقی بنگال کی جماعتوں کے دورہ میں انھوں نے مجالس کو بیدار کرنے کی کوشش کی اور بہت سی جگہوں پر نئی مجالس قائم کیں اس سال آپ نے سابق سندھ کے علاقہ اور کراچی کی مجالس کا دورہ فرمایا جس میں آپ نے قریباً ہر جگہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر دلچسپ تقریریں فرمائیں اور مجالس کو ان کے پروگرام کی طرف متوجہ کیا اس کے علاوہ انھوں نے ماہنامہ انصار اللہ کے متعدد خریدار پیدا کئے اور اسی دورہ کے دوران تعمیر دفتر کے لئے مبلغ -/۸۹۴ روپے بطور عطیہ جمع کئے جب بھی انھیں کسی دینی کام میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تو اپنی ضعیف العمری کے باوجود اس کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں پچھلے دنوں لائل پور کے انصار اللہ کے اجتماع میں بھی شرکت فرمائی اور ذکر حبیب پر تقریر فرمائی اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین والی لمبی زندگی عطا فرمائے اگر سب انصار ان کے نقش قدم پر چل کر دین کی خدمت کا یہی جذبہ اپنے اندر پیدا کر لیں تو یہ سعادت ہو گی جو خدا تعالےٰ کے بے انتہا فضلوں کو جذب کرنے کا باعث ہو گی انشاء اللہ۔ اللہ تعالےٰ ہم سب انصار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے بھائی عبدالکریم انور کے کندھے کا آپریشن ۲۵ر اکتوبر کو منگلا ڈیم میں ہوا ہے۔ سب بہن بھائی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (امۃ القیوم گول بازار۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴